شائع کردہ

دفتر اجلاس صد سالہ دار العلوم دیوبند

متفرقات

محفوظات شاہی کتب خانہ دیوبند

نام کتاب: دار العلوم ۱۱۶ سال ایک نظر میں — نمبر محفوظات: ۱۷۸

نمبر کتب خانہ: (احوال وکوائف) دار العلوم دیوبند ۸۰

مصنف

مقام اشاعت وتاریخ: دفتر اجلاس صد سالہ ۱۹۸۰ء

ڈی وی ڈی نمبر

مجموعی صفحات: ۱۵ — دستخط: محمد جنید ۱۰/۴/۱۴۳۱ھ

کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی وہ روشنی جو حرم مکّہ اور حرمِ نبوی سے ہندوستان پہنچی اور جس نے مدرسہ رحیمیہ دہلی کے در و دیوار روشن کئے اسی نے دارالعلوم دیوبند کو روشنی بخشی، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند حضرت الامام شاہ ولی اللہ دہلوی اور ان کے باکمال شاگردوں کے علم و کمال کے امین کی حیثیت سے نمایاں ہوا، پچھلی صدی کے روحانی بزرگوں، عالموں، دانشمندوں نے ایمانی روح اور اجتماعی بصیرت کے ساتھ دارالعلوم دیوبند کی تاسیس اور ترقی میں گراں قدر حصّہ لیا، اسی صدی کے روحانی بزرگ اور عالم و عارف حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی دارالعلوم دیوبند کے بانیٔ اعظم ہیں، اسلام کی سربلندی کے لئے آپ کے مبارک عزائم اور اسلامی علوم و فنون کی ترویج اور ترقی کیلئے آپ کا نصب العین اصولوں کی صورت میں علماء کے سامنے آیا اور اسی نصب العین کے مطابق ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۶ء میں چھتّے کی مقدّس اور مبارک تاریخی مسجد میں انار کے ایک درخت کے نیچے ایک مکتب کی بنیاد رکھی گئی، جس نے چند سال بعد ایک بہت بڑے دارالعلوم کی صورت اختیار کی، اسلامی علوم اور مسلمانانِ ہند کی بقا و ترقی کی ضمانت کے اس عظیم منصوبے کو بروئے عمل لانے میں حضرت نانوتویؒ کو وقت کے اکابر حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانیؒ، حضرت حاجی عابد حسینؒ، حضرت

مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ جیسے بزرگوں کی دعائیں اور مخلصانہ تعاون حاصل تھا۔

یہاں سے ۱۵ ہزار سے زیادہ علماء فضلا، (مفسّرین، محدّثین، مصنفین، مبلّغین، مدرّسین، حفّاظ، قراء، اربابِ افتاء، قضاۃ، روحانی بزرگ، سیاسی رہنما، اور صحافی) فارغ ہو چکے ہیں اور اسلامی زندگی کے ہر میدان میں خدمات انجام دے رہے ہیں، کتاب و سنت کی راہ میں مجاہدانہ اقدامات اور غیر اسلامی رسوم و رواج اور بدعات کے خلاف جد و جہد یہاں کے فضلاء کا نشانِ امتیاز ہے۔

اور یہ اسی دارالعلوم کی برکت ہے کہ اس کے فضلاء اور گرامی قدر اساتذہ میں بلند پایہ محدّث، عظیم مجاہد حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ (سابق صدر مہتمم) حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند، ادیب جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ دہلویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، محدّثِ کبیر حضرت مولانا خلیل احمد انصاریؒ، شیخ الاسلام مولانا عبداللہ انصاریؒ (اولین ناظم دینیات مُسلم یونیورسٹی علیگڈھ) مبلّغ اعظم مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، محدّثِ عصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیریؒ، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مجاہد جلیل حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، مجاہد کبیر حضرت مولانا محمد میاں انصاریؒ، استاذ العلماء حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاویؒ، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ

مجاہدِ ملت حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہارویؒ، محققِ اعظم حضرت مولانا سید
مناظر احسن گیلانیؒ، حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ سابق مفتیٔ اعظم پاکستان
حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، فخر المحدثین حضرت مولانا سید فخر الدین احمدؒ
حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسنؒ شاہجہانپوری، حکیم الاسلام حضرت مولانا
محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند، حضرت مولانا حبیب الرحمٰن الاعظمی،
حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، حضرت مولانا محمد میاں صاحب سابق
شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلیؒ، حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی، جناب
مولانا سعید احمد اکبرآبادی سابق صدر شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ، حضرت
مولانا مفتی محمود صاحب (پاکستان) حضرت مولانا شمس الحق افغانی (پاکستان)
حضرت مولانا اطہر علی صاحب (بنگلہ دیش) حضرت مولانا عبد الحق صاحب
شیخ الحدیث اکوڑہ خٹک (پاکستان) ایسے اکابر علم وفضل کے نام موجود ہیں۔

دار العلوم دیوبند ایشیا میں کتاب اللہ اور احادیثِ نبوی کی تعلیم کا سب سے بڑا
مرکز ہے، اسلام کے شرعی قوانین (فقہ) کی تعلیم میں اسے امتیاز حاصل ہے یہاں
تجوید کے ساتھ حفظ قرآن کا سلسلہ سو سال سے جاری ہے، یہاں باقاعدہ جامعہ طبیہ
قائم ہے، فنی اور صنعتی شعبوں میں جلد سازی، خطاطی، خیاطی، ہولڈال اور سوٹ کیس
سازی کے صنعتی مراکز قائم ہیں۔

اس ادارے کی کوئی قطعی آمدنی اور محفوظ سرمایہ نہیں، نہ کوئی سرکاری امداد ہے
بلکہ اس کے بجٹ کا مدار تمام تر رجوع الی اللہ پر ہے اور اس کے بعد عام مسلمانوں کے

ان عطیات پر جو زیادہ تر ہندوستان اور ایک حد تک دنیا کے ہر حصہ سے وصول ہوتے
ہیں۔ یہ آزاد تعلیمی ادارہ ہے جو اپنے نظامِ تعلیم، نصابِ تعلیم اور اداری نظام کے
اعتبار سے مکمل طور پر آزاد ہے، اسلامی روح کے ساتھ اس کی یہ آزادی اسکی ترقی
کی روح ہے۔ دار العلوم دیوبند کو ایک سو سولہ (۱۱۶) سال کی تاریخ میں ہر اعتبار سے
امام اور رہنما کی حیثیت حاصل ہے، ہندوستان کی اسلامی درسگاہوں کیلئے اس کا
درجہ ماں کا ہے اور تمام اسلامی اور تعلیمی ادارے (جن کے نمایاں کارنامے عوام کے
سامنے ہیں) دار العلوم کی اولاد کا درجہ رکھتے ہیں۔

دار العلوم دیوبند اس صدی کی تمام اسلامی، ملی اور ملکی تحریکات میں ہراول دستے
کی حیثیت رکھتا ہے، برطانوی، فرانسیسی، ڈچ اور پرتگیزی سامراج کے انقلاب کی رہنمائی
ایشیائی، افریقی، اسلامی اور عرب ملکوں کی آزادی کیلئے اس کا جہاد سو سال تک جاری رہا
اسکا نظریہ تھا کہ دنیا کے ملک اس لئے غلام ہیں کہ ہندوستان غلام ہے، ہندوستان آزاد
ہوگا تو تمام دنیا کے غلام ملک آزاد ہو جائیں گے، اس کا نظریہ صحیح ثابت ہوا، ہندوستان
آزاد ہو گیا اور اس کے بعد تمام دنیا آزاد ہو گئی۔ سابق صدر جمہوریہ ہند نے اسی بنا پر
دار العلوم دیوبند کو آزادی کا قلعہ قرار دیا ہے ــــ دار العلوم کے جہاد کے فتوے، جہادِ
فلسطین کی حمایت، اسلامی ملکوں اور عرب ممالک کی بے لوث تائید اور مسلمانوں کے دفاع
کی راہ میں اس کے بزرگوں اور فضلا کی جانبازی اور قربانیاں تاریخ کا محفوظ سرمایہ ہیں
اس سرمایہ پر ہندوستان اور تمام آزاد ایشیائی اور افریقی ممالک فخر کر سکتے ہیں۔

ناظم اعلیٰ اجلاس صد سالہ دار العلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند

۱۲۸۳ھ تا ۱۳۹۸ھ

۱۸۶۶ء تا ۱۹۷۸ء

۱۱۶ سال

تاسیس دارالعلوم دیوبند

۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۳ھ، ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء

ذمہ دار انتظامیہ مجالس

۱۔ مجلس شوریٰ ——— اعلیٰ ترین مقننہ و انتظامیہ کونسل۔

۲۔ مجلس عاملہ ——— قوانین کے نفاذ و عمل کی ذمہ دار کونسل

۳۔ مجلس تعلیمی ——— امور تعلیمی کی نگراں کونسل

تعداد شعبہ جات ۳۳ ——— تعداد مضامین تعلیم ۲۶

اسناد دارالعلوم

عربی تعلیم سے متعلق سند (فاضل) جو دارالعلوم سے عطا کیجاتی ہے اس کو مسلم یونیورسٹی علیگڈھ، جامعہ ملّیہ اسلامیہ نئی دلّی، الازہر یونیورسٹی قاہرہ، مدینہ یونیورسٹی مدینہ اور محمد بن سعود یونیورسٹی ریاض تسلیم کرتی ہیں۔ تجوید، فارسی تعلیم اور ابتدائی دینیات میں بھی سندیں یا سرٹیفکٹ دیئے جاتے ہیں۔

مالیات دارالعلوم

کل آمد۔ ۱۲۸۳ھ تا ۱۳۹۸ھ ۳۲۰۲۵۴۸۰ — ۳۱

کل صرف۔ ۱۲۸۳ھ تا ۱۳۹۸ھ ۳۲۹۵۰۶۵۳ — ۷۳

فضلاء کی تعداد صوبہ وار

۱۲۸۳ھ تا ۱۳۹۸ھ ——— ایک سو سولہ ۱۱۶ سال

(الف) ہندوستان

کل تعداد ——— ۱۱۸۶۱

صوبہ	تعداد	صوبہ	تعداد
۱۔ اترپردیش	۵۴۹۹	۵۔ پنجاب وہریانہ	۴۴۰
۲۔ بہار واڑیسہ	۲۶۱۶	۶۔ گجرات	۴۱۱
۳۔ آسام و منی پور	۸۱۳	۷۔ کیرالہ	۳۹۰
۴۔ بنگال	۶۰۲	۸۔ جموں وکشمیر	۲۷۴

۹- مہاراشٹر	۲۰۰	۱۳- مدھیہ پردیش	۸۱
۱۰- آندھرا	۱۸۵	۱۴- میسور	۵۳
۱۱- راجستھان	۱۴۲	۱۵- دہلی	۳۱
۱۲- تامل ناڈ	۱۲۰	۱۶- ٹراونکور	۴

(ب) ممالک غیر

کل تعداد ــــــــــــ ۴۰۶۱

۱- نیپال	۲۱	۱۱- کویت	۲
۲- پاکستان	۱۵۲۰	۱۲- ایران	۱۳
۳- بنگلہ دیش	۱۶۹۰	۱۳- سری لنکا	۴
۴- افغانستان	۱۰۹	۱۴- جنوبی افریقہ	۶۷
۵- روس	۷۰	۱۵- سعودی عرب	۲
۶- چین	۴۴	۱۶- سیام	۱
۷- برما	۱۴۹	۱۷- یمن	۱
۸- ملیشیا	۳۵۸	۱۸- تھائی لینڈ	۴
۹- انڈونیشیا	۲	۱۹- ری یونین	۱
۱۰- عراق	۲	۲۰- کمبوڈیا	۱

فضلاء کی کل تعداد ــــــــ ۱۵۹۲۲.

کتب خانہ دار العلوم

دار العلوم کیلئے درسی اور غیر درسی کتابوں کی فراہمی کا سلسلہ ۱۲۸۳ھ سے شروع ہو چکا تھا ۱۳۱۹ھ تک کتابوں کی معتد بہ تعداد جمع ہو چکی تھی ۱۳۲۴ھ میں کتب خانہ کی موجودہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا، اس وقت دار العلوم کے کتبخانہ کا شمار ایشیا کے چند مخصوص اور عظیم کتب خانوں میں ہوتا ہے، جس میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ، تاریخ، جغرافیہ، منطق، فلسفہ، ہیئت، ریاضی، ادب وغیرہ اسلامی اور عقلی علوم کی اکثر و بیشتر اہم کتابیں موجود ہیں، مخطوطات کا بھی بڑا ذخیرہ ہے۔ کتابوں کی مجموعی تعداد ۱۰۹۷۰۲ ہے۔

مجلات و جرائد

علمائے دیوبند کے علوم و معارف کو عام کرنے اور دار العلوم کے ذوق و مسلک کی ترجمانی کیلئے مختلف اوقات میں دار العلوم سے اردو اور عربی دونوں زبانوں میں شائع ہونے والے اخبارات و رسائل اور ان کے ایڈیٹروں کے نام حسب ذیل ہیں:-

(۱) القاسم ۱۳۲۸ھ تا ۱۳۳۹ھ

ایڈیٹر:- مولانا حبیب الرحمان عثمانی۔ مولانا مناظر احسن گیلانی

(۲) الرشید ۱۳۳۲ھ تا ۱۳۳۹ھ

ایڈیٹر:- مولانا حبیب الرحمان عثمانی، مولانا مناظر احسن گیلانی

(۳) الانصار ۱۳۴۵ھ تا ۱۳۴۷ھ

ایڈیٹر:- مولانا محمد طاہر قاسمی، مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری، مولانا عتیق احمد صدیقی

(۴) دارالعلوم ۱۳۶۰ھ ..... (جاری)

ایڈیٹر:- مولانا عبدالوحید صدیقی، قاضی خلیق احمد صدیقی

" مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مولانا ازہر شاہ قیصر

(۵) دعوۃ الحق (عربی) ۱۳۸۵ھ تا ۱۳۹۵ھ

ایڈیٹر:- ——— مولانا وحید الزماں کیرانوی

(۶) الدّاعی (عربی) ۱۳۹۶ھ (جاری)

ایڈیٹر:- ——— مولانا بدر الحسن قاسمی

دارالعلوم کے جلسہ ہائے دستاربندی

۱۔ ۱۲۸۹ھ	۱۸۷۲ء
۲۔ ۱۲۹۲ھ	۱۸۷۵ء
۳۔ ۱۲۹۸ھ	۱۸۸۰ء
۴۔ ۱۳۰۱ھ	۱۸۸۳ء
۵۔ ۱۳۲۸ھ	۱۹۱۰ء
اور اب — مجوزہ اجلاس صدسالہ — ۱۴۰۰ھ	۱۹۸۰ء

جامعہ طبیہ

دارالعلوم میں طب کی تعلیم کا آغاز ۱۳۰۱ھ میں ہوا، حضرت شیخ الہندؒ کے برادر خورد حکیم محمد حسن صاحب اس کے لئے مامور کئے گئے، ۱۳۲۹ھ میں اسے مستقل شعبہ کی حیثیت دی گئی جو سال بہ سال ترقی کی راہ پر گامزن رہا، ۱۳۷۵ھ میں وقف کرنال سے معقول رقم ملنے کے بعد ایک وسیع اور شاندار عمارت اس کے لئے تعمیر کی گئی، جس سے ملحق ایک دارالشفا بھی قائم کیا گیا، جامعہ طبیہ میں چار سالہ نصاب رائج ہے، جس کے ذریعہ فن طب کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے، اور سو سے زائد طالب علم ہر سال اس شعبہ سے وابستہ رہ کر اپنے لئے باعزت ذریعہ معاش کی سبیل ہموار کرتے ہیں، جامعہ طبیہ دارالعلوم کا شمار اس وقت ملک کی چند گنی چنی تعلیم گاہوں میں ہوتا ہے، اس کی جاری کردہ "فاضل الطب" کی سند کو حکومت بھی تسلیم کرتی ہے۔

شعبۂ خوشخطی

خط کی درستگی اور حسن تحریر کو جو اہمیت حاصل ہے اس کا انکار نہیں کیا جا سکتا دارالعلوم نے ۱۳۶۴ھ میں اس کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے خط کی مشق و تمرین کے لئے ایک مستقل شعبہ قائم کیا، جس میں داخلہ لیکر طلباء فارسی اور عربی

خط میں فنی مہارت حاصل کرتے ہیں، اس شعبہ سے فراغت پاکر نسخ اور نستعلیق میں کمال رکھنے والے سیکڑوں فضلاء کو ایک باعزت ذریعہ معاش بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

دارالصنائع

مدارس عربیہ سے فارغ ہونے والے فضلاء کے لئے تعلیم و تدریس اور تبلیغ دین و اصلاح معاشرہ کے فرائض انجام دینے میں معاشی دشواریاں جس طرح سنگ راہ بنتی ہیں اس کے پیش نظر دارالعلوم نے ۱۳۶۵ھ میں باقاعدہ دارالصنائع کا شعبہ قائم کیا، جس کا مقصد خیاطی، تجلید اور بیگ سازی وغیرہ کی صنعتوں سے طلبہ کو روشناس کرنا ہے تاکہ ان سے دلچسپی رکھنے والے اپنے لئے معاش کی نئی راہیں کھول سکیں، یہ شعبہ بھی روزافزوں ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔

النادی الادبی

موجودہ عہد میں عربی زبان کی اہمیت بے پناہ ہو گئی ہے، مدارس کے اندر رائج نصاب کے ذریعہ قرآن فہمی اور شریعت کے رموز و اسرار کو سمجھنے کی اہلیت تو ہو جاتی ہے لیکن ایک زندہ زبان کی حیثیت سے عربی میں بولنے، لکھنے کی قوت پیدا نہیں ہو پاتی، اس حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے "النادی الادبی" کے نام سے ایک مستقل انجمن قائم کی گئی، جو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ طلبہ میں عربی لکھنے بولنے کے ذوق کو فروغ دینے کیلئے سرگرم عمل ہے، اور اس کے مفید نتائج سامنے آرہے ہیں۔

دارالعُلوم کے سرپرست

۱۔ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ۔ مؤسس۔ (۱۸۶۶ء تا ۱۸۷۹ء) ۱۴ سال

۲۔ فقیہ الاسلام حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ۔ (۱۸۸۰ء تا ۱۹۰۵ء)۔ ۲۵ سال

۳۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ۔ (۱۹۰۶ء تا ۱۹۱۴ء پھر ۱۹۱۸ء تا ۱۹۲۰ء)۔ ۱۰ سال

۴۔ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری۔ (۱۹۱۵ء تا ۱۹۱۸ء)۔ ۳ سال

۵۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ۔ (۱۹۲۵ء تا ۱۹۳۵ء)۔ ۱۰ سال

دارالعُلوم کے مہتمم

۱۔ حضرت حاجی سید عابد حسین صاحبؒ (۱۸۶۶ء تا ۱۸۶۸ء پھر ۱۸۷۰ء تا ۱۸۷۲ء پھر ۱۸۸۹ء تا ۱۸۹۳ء) ۸ سال

۲۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحبؒ (۱۸۶۸ء تا ۱۸۶۹ء پھر ۱۸۷۳ء تا ۱۸۸۹ء) ۔ ۱۷ سال

۳۔ حاجی محمد فضل حق صاحب دیوبندیؒ (۱۸۹۳ء تا ۱۸۹۴ء) ۱ سال

۴۔ حضرت مولانا محمد منیر صاحب نانوتویؒ (۱۸۹۴ء تا ۱۸۹۵ء) ۱ سال

۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ (۱۸۹۶ء تا ۱۹۲۹ء) ۳۳ سال

۶۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (۱۹۲۹ء تا ۱۹۳۰ء) ۱ سال

۷۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ظلہ (۱۹۳۰ء تا حال ۱۹۷۸ء)

۴۸ سال (جاری)

دار العلوم کے صدر المدرسین

۱۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتویؒ (۱۸۶۷ء تا ۱۸۸۶ء) ۱۹ سال

۲۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب دہلویؒ۔ (۱۸۸۶ء تا ۱۸۸۹ء) ۳ سال

۳۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ (۱۸۹۰ء تا ۱۹۱۴ء) ۲۴ سال

۴۔ بحر العلوم حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ (۱۹۱۵ء تا ۱۹۲۶ء) ۱۱ سال

۵۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ (۱۹۲۶ء تا ۱۹۵۸ء) ۳۲ سال

۶۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحبؒ (۱۹۵۸ء تا ۱۹۶۷ء) ۹ سال

۷۔ حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ (۱۹۶۷ء تا ۱۹۷۲ء) ۵ سال

۸۔ حضرت مولانا سید فخر الحسن صاحب مدظلہ (۱۹۷۲ء تا ۱۹۷۸ء) ۶ سال (جاری)

مفتیانِ دار العلوم

۱۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ (۱۳۱۰ھ تا ۱۳۴۶ھ) ۳۶ سال

۲۔ حضرت مولانا مفتی اعزاز علی صاحبؒ (۱۳۴۷ھ تا ۱۳۴۸ھ پھر ۱۳۶۴ھ تا ۱۳۶۶ھ) ۳ سال

۳۔ حضرت مولانا مفتی ریاض الدین صاحبؒ (۱۳۴۷ھ تا ۱۳۴۹ھ) ۲۰ سال

۴۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب عثمانیؒ (۱۳۵۰ھ تا ۱۳۵۴ھ پھر ۱۳۵۹ھ تا ۱۳۶۱ھ) ۷ سال

۵۔ حضرت مولانا مفتی محمد سہول صاحبؒ (۱۳۵۵ھ تا ۱۳۵۷ھ) ۲ سال

۶۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب میرٹھیؒ (۱۳۵۸ھ) ۱ سال

۷۔ حضرت مولانا محمد فاروق صاحب امبیٹھویؒ (۱۳۶۲ھ تا ۱۳۶۳ھ) ۱ سال

۸۔ حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن صاحبؒ (۱۳۶۷ھ تا ۱۳۸۶ھ) ۱۹ سال

۹۔ حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی }
۱۰۔ حضرت مولانا مفتی نظام الدین صاحب اعظمی } (۱۳۸۷ھ تا حال ۱۳۹۸ھ) ۱۱ سال (جاری)

۱۱۔ مولانا مفتی سید احمد علی سعید صاحب نائب مفتی (۱۳۵۹ھ تا ۱۳۷۶ھ پھر ۱۳۸۵ھ
تا حال ۱۳۹۸ھ) ــــ ۳۰ سال

مندرجہ بالا تاریخی ریکارڈ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ دار العلوم اپنی زندگی کے گزشتہ ۱۱۶ سال کے دوران اپنے دینی و روحانی اور تعلیمی نصب العین کے حصول کے لئے کس طرح ایک مستقل اور ہمہ جہتی ترقی کرتا رہا ہے، ۱۳۹۸ھ سے متعلق مندرجہ ذیل اعداد و شمار اس حقیقت پر دال ہیں :۔

دار العلوم ۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء میں

کل آمدنی ــــــــ ۲۸۵۷۴۷۲/۳۸

کل مصارف ــــــــ ۲۴۷۹۴۴۲/۶۷

کتب خانے میں کتابوں کی تعداد ــــــــ ۱۰۹۷۰۲

کل تعداد طلباء ــــــــ ۱۸۱۲

کل تعداد غیر ملکی طلباء ــــــــ ۵۹

کل تعداد فضلاء کرام	۳۹۶
تعداد اساتذہ کرام	۵۸
تعداد دیگر اراکین عملہ	۲۰۴
تعداد فتاویٰ جاری شدہ	۷۲۳۴
دار الاقامہ میں کمروں کی تعداد	۲۰۰
دار الاقامہ میں قیام پذیر طلباء کی تعداد	۱۳۰۰
تعداد شعبہ جات	۳۳

یہ تمام کامیابیاں محض اللہ تعالیٰ کی رحمت و قدرتِ کاملہ، مقدس اسلاف کی برکات اور عوام الناس کے پُر خلوص تعاون اور جذبۂ اعانت کے باعث ہی ممکن الحصول ہو سکی ہیں، پورے اعتماد کے ساتھ یہ امید کیجاتی ہے کہ دار العلوم کے معاونین و محسنین اور وہ تمام افراد جو اسلام سے وابستہ ہیں اپنی نوعیت کے اس واحد دینی و تعلیمی مرکز کی مدد کرنے میں جو خود اُن کی ہی چیز ہے روز افزوں دلچسپی اور جوش کے ساتھ ہمیشہ عملی حصّہ لیتے رہیں گے اور عظیم تر ترقی کی راہ پر اس کو آگے بڑھاتے جائیں گے، خاص طور پر اجلاس صد سالہ کے سلسلہ میں تمام حضرات سے تعاون کی درخواست ہے، کیونکہ یہ عظیم تقریب اس ادارے کے عمل ارتقاء میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔

ختم شد